هُود

(Hud)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

1	الر ۚ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ
	آلر۔ ایک کتاب۔۔۔۔۔ کہ جس کی آیتیں ایک باخبر دانا کی طرف سے محکم کی گئیں اور مزید فیصلہ کن بنائی گئیں۔
2	أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ
	کہ تم فرمانبرداری مملکت الہیہ ہی کی کرو۔۔۔۔۔ یقیناً میں مملکت الہیہ کی طرف سے تم کو ایک پیش آگاہ کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔
	مباحث:۔ مِّنْهُ میں ہ کا مرجع لفظ اللہ ہے۔ اور کسی کو اگر کسی کے متعلق پیش آگاہ کرنا ہو تو لفظ منه ہی استعمال ہو گا۔
3	وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ وَإِن تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ

اور یہ کہ تم اپنے نظام ربوبیت سے حفاظت طلب کرو اور اس کی طرف رجوع کرو کہ وہ ایک خاص مدت تک تم کو حسین سامان زندگی دے گا اور ہر صاحب منصب کو اس کے منصب کے مطابق دیا جائے گا۔۔ لیکن اگر تم نے منہ پھیرا۔۔، تو میں تم پر ایک بڑے دن کی سزا سے ڈرتا ہوں۔

4 إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

تم سب کا مرجع مملکت الہیہ ہی کی طرف ہے اور وہ ہر شئ کے پیمانے بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

5 أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

دیکھو! یہ لوگ اپنے سرغنوں کو ڈھال بناتے ہیں تاکہ مملکت سے چھپے رہیں۔۔۔۔، خبردار! جب وہ اعمال کے نتائج کو چھپانا چاہتے ہیں تو مملکت الہیہ اس کو بھی جانتی ہے جو وہ چھپ کر کرتے ہیں اور اسے بھی جانتی ہے جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔، وہ تو اُن کے سرغنوں سے بھی واقف ہے۔

مباحث:۔
اس آیت میں ان لوگوں کی کیفیت بیان ہوئی ہے جو اپنے جرائم کو مملکت الہیہ سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں جس کے لئے وہ بڑے بڑے امراء اور حکماء کو ڈھال بناتے ہیں۔ اور عوام سے اپنے کرتوتوں کو چھپاتے ہیں جو ان کو ملتی ہے۔

6 وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ

اور کوئی بھی محنت کش ایسا نہیں جو مملک کے بارے میں جدوجہد کرتا ہو مگر اس کی ضروریات زندگی کی ذمہ داری مملکت الہی کی نہ ہو اور مملکت الہیہ کو اس کے جائے قرار اور رخصت ہونے کا معلوم ہے۔۔۔۔۔، ہر بات ایک واضح قانون کے مطابق ہے۔

مباحث:۔

اس آیت کے ترجمے میں انسانی رزق کی ذمہ داری ایک غیر مشہود خالق پر ڈال دی ہے۔جو ہر عالیٰ صفات کا مالک ہے۔اس آیت کا عمومی ترجمہ حاضر خدمت ہے۔ زمین میں چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو اور جس کے متعلق وہ نہ جانتا ہو کہ کہاں وہ رہتا ہے اور کہاں وہ سونپا جاتا ہے، سب کچھ ایک صاف دفتر میں درج ہے (ابوالاعلیٰ مودودی)

اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا اور کہاں سپرد ہو گا سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے،(احمد رضا خان صاحب)

ان تراجم کی بنیاد پر زمین پر کوئی ذی حیات کم از کم بھوکا ننگا یا بغیر چھت کے نہیں ہونا چاہیئے باقی ضروریات زندگی تو دور کی بات ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ کتنے کروڑوانسان اور ان کے بچے بنیادی ضروریات زندگی سے محروم ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ قرآن میں جہاں جہاں اللہ کا لفظ وارد ہوا ہے وہاں وہاں اس کا مفہوم متعین کرنا ہوگا۔بنیادی طور پر اس کا مفہوم قدرت، کائنات میں جاری و ساری قوانین قدرت اور اس کی بنیاد پر بنی مملکت الہیہ اور اس کا نظام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے علماء حضرات اسلامی نظام کا ڈھنڈورا تو بہت پیٹتے ہیں لیکن اسلامی نظام کے بنیادی خاکے سے نابلد ہیں۔

7 وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِن قُلْتَ إِنَّكُم مَّبْعُوثُونَ مِن بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ

اور وہ مملکت ہی ہے جس نے برے دور کے معاملے میں بلند و زیریں کے اخلاق بنائے اور اس کا اقتدار نظام حیات پر ہے تاکہ وہ آزمائے کہ تم میں سے کون عمل کے لحاظ سے سب سے حسین ہے۔اور اگر تم کہو کہ ناکامی کے بعد تم احتساب کے لئے کھڑے کئے جاؤ گے تو انکاری لوگ کہیں گے کہ یہ تو صریح جھوٹ ہے۔

مباحث:۔ مَاۤءً۔۔ مادہ۔۔ م وہ معنی۔ ''پانی'' ۔۔۔۔۔ قرآن نے جس پانی کا ذکر کیا ہے وہ سادہ سے الفاظ میں وحی الٰہی یعنی قوانین قدرت اور احکام الٰہی ہیں۔ سمجھنے کے لیے صرف دو آیات دلیل کے طور پر پیش خدمت ہیں۔ سورہ ھود (۱۱) کی آیت نمبر (۷) میں ارشاد ہے وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ (اس کا عرش پانی پر تھا) عمومی ترجمہ۔۔۔۔۔! تمام تر مترجمین سے پوچھا جائے کہ اگر پہلے عرش پانی پر تھا تو اب کس پر ہے۔۔؟ کیا واقعی اللہ کسی تخت شاہی پر متمکن تھا یا ہے، یا اسے اس تمکنت کے لیے تخت کی ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔۔! اول تو لفظ کان۔ فعل ناقص بھی ہے اور فعل تام بھی ہے۔ اس مقام پر فعل ناقص استعمال ہوا ہے۔ جو ذیل کے معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ماضی، حال اور مستقبل بلکہ ماورائے زمانہ کو بھی حاوی ہوتا ہے۔ ایسے معانی اللہ کی ازلی صفات کے بیان کرنے کے موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔ اس لیے وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ کا یہ مطلب ہی غلط ہے کہ ''اس کا عرش پانی پر تھا''۔ اس آیت کا صحیح ترجمہ ہو گا کہ "اس کا عرش پانی پر تھا، ہے، اور رہے گا" اب آیئے کہ عرش کا مفہوم بھی دیکھ لیں۔۔۔۔۔۔ علامہ جوادی لکھتے ہیں "اس کا تخت اقتدار پانی پر تھا۔"۔۔۔۔ چلیئے، 'تخت' سے 'تخت اقتدار' تو ہوا! حقیقت تو یہی ہے کہ اس کا اقتدار ''پانی'' پر کل بھی تھا آج بھی ہے اور کل بھی ہو گا۔۔۔۔۔۔ سمجھنے کی بات صرف یہ ہے کہ یہ ''پانی'' کیا ہے۔۔۔۔۔۔؟ ''پانی'' وہ قوانین قدرت ہیں جن پر پورا کنٹرول خالق حقیقی کا ہے۔ آیئے ماءاًمن السماء کی حقیقت جانتے ہیں۔ قرآن کا مقصود انسانی ذات کا تزکیہ و تطہیر ہے۔ جسمانی لحاظ سے پانی کے ذریعے دھلائی صفائی ہوتی ہے لیکن فکر و نظر کی صفائی تو کسی تعلیم سے ہی ہو سکتی ہے۔ نفس کا تزکیہ و تطہیر وحی الٰہی سے ہوتا ہے۔ اس لیے شیطان کی گندگی کی صفائی کے لیے جو پانی ہمیں عطا کیا گیا ہے وہ وحی الٰہی ہے۔ سورہ الانفال میں ارشاد ہے۔ إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ اس آیت کا عمومی ترجمہ لکھتے ہوئے عجیب سا محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔! ہر ترجمے میں معمولی ردوبدل کے ساتھ کچھ یوں ملے گا... ''اور وہ وقت جبکہ اللہ اپنی طرف سے غنودگی کی شکل میں تم پر اطمینان و بے خوفی کی کیفیت طاری کر رہا تھا، اور آسمان سے تمہارے اوپر پانی برسا رہا تھا تاکہ تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطان کی ڈالی ہوئی نجاست دُور کرے اور تمہاری ہمت بندھائے اور اس کے ذریعہ سے تمہارے قدم جما دے''.... ذرا غور کیجئے کہ ماءاًمِن السمآء سے کیا حاصل ہوتا ہے۔ ۱۔۔ اس کے ذریعے تمہاری تطہیر کرے۔ ۲۔۔ شیطان کی گندگی کو دور کرے ۳۔۔ تمہارے دلوں کو مربوط کرے ۴۔۔ اور تم کو ثابت قدم رکھے۔ یہ ہیں وہ مقاصد جو ماءاًمن السمآء سے حاصل کیے جائیں گے۔ اب ذرا کوئی علامہ ان چار مقاصد کو بارش کے پانی سے حاصل کر کے دکھا دیں۔۔!!!!!!!

8	وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَّيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ	
	اور اگر ہم ان سے ان کی سزا کو ایک مدت تک مؤخر رکھیں تو لازماً کہیں گے کہ کس نے اس سزا کو روک رکھا ہے۔ خبردار رہو۔۔۔کہ جس دن ان پر سزا وارد ہوگی تو ان سے سزا بالکل نہیں پھیری جائے گی اور انہیں وہی چیز گھیر لے گی جس کا مذاق کیا کرتے تھے۔	
9	وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَئُوسٌ كَفُورٌ	
	اور اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے کوئی آسودگی عطا کرتے ہیں اور پھر اس سے وہ آسودگی واپس لے لیتے ہیں تو یقیناً وہ مایوس اور انتہائی انکار کرنے والا ہو جاتا ہے۔	
10	وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ	
	اور اگر مشکل حالات سے نبرد آزما ہونے کے بعد ہم اس کو انعام عطا کرتے ہیں تو لازماً وہ کہتا ہے کہ میری ساری برائیاں دھل گئیں، کیوں کہ وہ اترانے والا شیخی خورا ہے۔	
11	إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ	
	مگر جو لوگ مؤقف پر ڈٹے رہے اور جنہوں نے اصلاحی عمل کئے ان کے لیے حفاظت اور بڑا اجر ہے۔	

12	فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَن يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنتَ نَذِيرٌ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ	
	شائد کہ تو ترک کردیتا کچھ احکامات کو جو تجھ کو پیش کئے گئے اور تیرا مرکز بھی اس بات سے تنگ ہوتا کہ وہ کہتے ہیں "اس کو کوئی خزانہ کیوں نہ دیا گیا یا اس کے ساتھ کوئی بااختیار احکامات کا نافذ کرنے والا کیوں نہ آیا" یقیناً آپ تو ایک پیش آگاہ کرنے والے ہیں اور مملکت الہیہ ہر چیز کی نگہبان ہے۔	
13	أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ	
	کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کو گھڑ لیا ہے۔۔؟ کہہ دو کہ اگر دعوے میں سچے ہو تو تم بھی قوانین قدرت کے سوا ایسے معاشرتی قوانین جس کی استطاعت رکھتے ہو گھڑ لاؤ۔	
14	فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ	
	پس اگر تم کو جواب نہ دیں تو جان لو کہ یقیناً یہ تو مملکت الہیہ کے علم کے ذریعے پیش کیا گیا ہے اور یہ کہ اس کے سوا کوئی حاکم نہیں ہے۔۔، تو کیا تم سلامتی دینے والے بنتے ہو؟۔	
15	مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ	
	جو کوئی ادنٰی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہے تو اس کے معاملے میں انکے اعمال کا بھرپور بدلہ دیتے ہیں اور وہ اس معاملے میں کوئی کمی نہیں کئے جاتے۔	

16	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ	
	یہ وہی ہیں جن کیلئے انجام کار دشمنی کی آگ کے سوا کچھ نہیں۔۔۔اور بے نتیجہ ہوگیا جو کچھ انہوں نے انجام کار کے معاملے میں کیا تھا اور باطل ہوا وہ جو انہوں نے عمل کیا تھا۔	
17	أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِن قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۚ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ ۚ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ	
	بھلا وہ شخص جو اپنے نظام ربوبیت کی طرف سے دلیل پر ہو اور اس کے ساتھ اس نظام ربوبیت کی طرف سے ایک گواہ بھی ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب بطور راہنما اور رحمت تھی یہی لوگ اس کے ذریعے امن قائم کرتے ہیں اور جو کوئی ان میں سے اس کا انکار کرتا ہے تو اس کا واعدہ دشمنی کی آگ ہے۔اس لئے تو اس سے شبہ میں نہ پڑ۔۔۔بے شک یہ تیرے نظام ربوبیت کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ امن قائم کرنے والے نہیں ہیں۔	
18	وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ	
	اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو مملکت الہیہ پر جھوٹ گھڑے۔ایسے لوگ نظام ربوبیت کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نظام ربوبیت پر جھوٹ گھڑا تھا۔جان لو کہ ایسے ظالموں پر مملکت الہیہ کی نعمتوں سے محرومی ہے۔	

19	الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ	
	یہ وہ لوگ ہیں جو مملکت الہیہ کے راستے روکتے ہیں اور اس میں کجی چاہتے ہیں اور وہ انجام کا انکار کرتے ہیں۔	
20	أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ	
	یہ لوگ ملک کے معاملے میں عاجز کرنے والے نہیں ہیں اور نہ ہی مملکت الہیہ کے حاکم کے علاوہ ان کا کوئی سرپرست ہے ان کی سزا دوگنا کردی جائے گی کہ یہ نہ تو سنتے تھے نہ ہی نگاہ بصیرت سے سمجھتے تھے۔	
21	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ	
	انہوں نے اپنے لوگوں کو خسارہ میں ڈال دیا اور ان سے وہ سب گم ہوگیا جو وہ جھوٹ باندھتے تھے۔	
22	لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ	
	کوئی شک نہیں کہ یہی لوگ انجام کار سب سے زیادہ نقصان میں ہوں گے۔	
23	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ	
	یقیناً جن لوگوں نے امن قائم کیا اور اصلاحی عمل کئے اور اپنے نظام ربوبیت کے سامنے عاجزی اختیار فلاحی ریاست میں رہنے والے ہیں۔،وہ اس میں ہمیش رہیں گے۔	

24	مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ
	دو فریق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بے بصیرت اور سنی ان سنی کرنے والا ہو اور دوسرا بابصیرت اور بات پر دھیان دینے والا کیا دونوں مثل میں برابر ہیں۔، پھر تم کیوں نہیں نصیحت پکڑتے۔
آگے چند انبیاؑ یعنی بلند مراتب پر فائز لوگوں کا ذکر بطور دلیل پیش کیا گیا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ جس آخرت کا ذکر ماقبل آیات میں گزرا ہے وہ اسی زمین پر واقع ہوتی ہے۔	
25	وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ
	اور یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔۔۔۔۔۔۔، بے شک میں تمہارے لئے واضح پیش آگاہ کرنے والا ہوں۔
26	أَن لَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ
	کہ مملکت الہیہ کے سوا کسی کی محکومیت اختیار نہ کرنا۔ بے شک مجھے تم پر دردناک دن کی سزا کا اندیشہ ہے۔
27	فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ

	پھر اس کی قوم کے انکاری اکابرین نے کہا کہ ہم تم کو نہیں سمجھتے سوائے اپنوں جیسی ایک مشزی۔۔۔،اور ہمیں تو تمہارے پیروکار سرسری نظر وہی نظر آتے ہیں جو ہم میں سے حقیر ہیں۔اور ہم تم کو اپنے پر کوئی فضیلت بھی نہیں پاتے بلکہ تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں۔	
28	قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَارِهُونَ	
	اس نے کہا اے میری قوم کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر میں اپنے نظام ربوبیت کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے ایک رحمت عطا کی ہو اور تم اس پر اندھے کر دئے گئے ہو تو کیا میں تمہاری ناپسندیدگی کے باوجود تم پر زبردستی لازم قرار دوں۔	
29	وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۚ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا ۚ إِنَّهُم مُّلَاقُو رَبِّهِمْ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ	
	اور اے میری قوم میں تم سے اس پر کچھ مال نہیں طلب کرتا ہوں میرا بدلہ تو مملکت الہیہ کے ذمہ ہے اور میں امن قائم کرنے والوں کو دور کرنے والا بھی نہیں۔،بے شک وہ اپنے نظام ربوبیت سے ملنے والے ہیں لیکن میں تم کو جاہل قوم سمجھتا ہوں۔	
30	وَيَا قَوْمِ مَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِن طَرَدتُّهُمْ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ	
	اور اے میری قوم اگر میں انہیں دور کر دوں تو کون ہے جو مجھے مملکت الہیہ کے خلاف میری مدد کرے گا۔ تو کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے۔	

31	وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَن يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنفُسِهِمْ ۖ إِنِّي إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ	
	اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس مملکت الٰہیہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں پوشیدہ راز قوانین قدرت کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہوں۔اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں احکامات کو نافذ کرنے والا ہوں اور نہ ہی ان لوگوں سے جو لوگ تمہاری نظر میں حقیر ہیں یہ کہتا ہوں کہ مملکت الٰہیہ ان کو کوئی بہتری عطا نہیں کرے گی۔ مملکت الٰہیہ اپنے لوگوں کی نفسیات کے بارے میں خوب جانتی ہے۔۔۔،اگر ایسا کہوں تو یقیناً میں ظالموں میں سے ہو جاؤنگا۔	
32	قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ	
	ان لوگوں نے کہا اے نوح تم ہم سے جھگڑا کر چکے۔۔۔!اور کثرت سے جھگڑا کیا۔۔،اس لئے اگر تو سچا ہے تو لے آجو تو ہم سے وعدہ کرتا ہے۔	
33	قَالَ إِنَّمَا يَأْتِيكُم بِهِ اللَّهُ إِن شَاءَ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ	
	نوح نے کہا اسے تو مملکت الٰہیہ ہی لائے گی اگر کہ اس کے قانون مشیت میں ہو گا۔اور تم عاجز کرنے والے نہیں۔	
34	وَلَا يَنفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدتُّ أَنْ أَنصَحَ لَكُمْ إِن كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَن يُغْوِيَكُمْ ۚ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ	
	اگر مملکت الٰہیہ یہ ارادہ کرے کہ تم کو گمراہ ہی رہنے دے تو میری نصیحت تمہیں فائدہ نہ دے گی خواہ میں کتنی ہی نصیحت کرنا چاہوں۔وہی تمہارا نظام ربوبیت ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔	

35	أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ	
	کیا وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کو گھڑ لیا ہے کہہ دو اگر میں نے گھڑ لیا ہے تو اس کا جرم میرے ذمہ۔۔،اور میں اس جرم سے بری ہوں جو تم کرتے ہو۔	
36	وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ	
	اور نوح کی طرف پیغام دیا کہ تیری قوم میں سے اب کوئی امن قائم کرنے والا نہیں ہے سوائے ان کے جو امن کے قائم کرنے والے ہوئے۔۔۔،اس لئے ان کاموں پر جو وہ کر رہے ہیں مایوس نہ ہو۔	
37	وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ	
	اور ہماری اعانت سے اور ہمارے حکم سے ایک دائرہ کار والی جماعت تشکیل دے اور ظالموں کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرنا بے شک وہ غرق کیے جانے والے ہیں۔	
38	وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ	
	اور وہ ایک دائرہ کار میں جماعت کی تشکیل کرتے تھے۔۔۔اور جب کبھی اس کی قوم کے سرداروں کا اس جماعت سے آمنا سامنا ہوتا تو ان کو مغلوب کرنے کی کوشش کرتے۔۔۔اس نے کہا کہ اگر تم ہم پر آج حاوی ہو رہے ہو تو ہم بھی تم پر حاوی ہونگے جیسے تم حاوی ہو رہے ہو۔	
39	فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ	

تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کس کو سزا ملتی ہے جو اسے رسوا کرے گی اور کس پر دائمی سزا مسلط ہو گی۔

40 حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ

۔یہاں تک کہ جب ہمارا حکم پہنچا اور روشن خیال جماعت جوش و خروش میں آئی۔ تو ہم نے اعلان کیا کہ سب میں بہترین ساتھیوں اور اپنی اہلیت والوں میں سے ذمہ دار بناؤ سوائے ان لوگوں کے کہ جن کے متعلق فیصلہ ہو چکا ہے اور جنہوں نے اس کے ساتھ امن قائم کیا وہ تھوڑے ہی تھے۔

مباحث:۔ التَّنُّورُ ۔۔مادہ ن و ر ۔۔ معنی روشنی۔ چمکدار۔ نار الفتنہ۔ فساد پھیلانا (قاموس الوحید)۔۔۔۔ فار التنور کے معنی ہیں طلع الفجر و نور الصبح (پو پھٹ گئی اور صبح روشن ہو گئی) صبح کی روشنی کو تنور میں سے آگ نکلنے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (بحوالہ لغات القرآن۔۔ عبدالرشید نعمانی۔۔) "صبح روشن ہونا" بذات خود ایک محاورہ ہے جو کسی بھی حالت کے بہتر ہونے کے لئے بولا جاتا ہے فَارَ التَّنُّورُ روشن خیال جماعت کا جوش میں آنا۔ حمل فی ۔صعوبت و مشقت کے باوجود کسی کی ذمہ داری اٹھانا

41 وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ

اور کہا اس جماعت کو ترتیب دے دو۔ اور اس جماعت کا چلنا اور ثابت قدم رہنا مملکت الٰہیہ کے ضابطے کے ساتھ ہے۔ بے شک میرا نظام ربوبیت بارحمت حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔

42 وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ

	اور وہ روشن خیال جماعت حق سے تجاوز کرنے والوں کے خلاف مانند پہاڑ چلی۔اور نوح نے اپنے معزول جانشین کو پکارا۔"اے معزول جانشین ہمارے ہم رکاب ہوجاؤ اور انکار کرنے کافروں کے ساتھ نہ رہو۔	
43	قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَن رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ	
	کہا میں جلد ہی کسی رہنما کی پناہ لے لوں گا جو مجھے احکامات الہیہ سے بچالے گا۔۔۔۔،کہا آج قدرت سے کوئی بچانے والا نہیں سوائے جس پر وہی رحم کرے اور دونوں کے درمیان حق سے تجاوز کرنے والی جماعت حائل ہوگئی پھر وہ تباہ ہونے والوں میں ہوگیا۔	
44	وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ	
	اور حکم دیا گیا کہ اے عوام اپنے نظریہ حیات کو قبول کرو اور صاحبان اقتدار قلع بند ہوجاؤ اور احکامات نے فیصلہ کردیا۔اور حکومت سخاوت اور عمدگی پر قائم ہوئی۔اور کہہ دیا گیا کہ ظالم قوم کے لئے تمام نعمتوں سے دوری ہے۔	
	مباحث:۔ وَغِيضَ ماده غ ی ض ۔کمی واقع ہونا۔، غاض الکرام شریف لوگوں کا فقدان ۔ الْجُودِيِّ ۔۔ماده ج و د ۔۔ معنی۔،سخاوت۔،عمدگی۔،اچھا کام۔،	
45	وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ	

	اور نوح نے اپنے نظام ربوبیت سے استفسار کیا اور کہا اے میرے نظام ربوبیت یقیناً میرا جانشین میری اہلیت والوں میں سے ہے اور بے شک تیرا وعدہ برحق ہے اور تو سب حاکمین سے بہتر فیصلہ کرنے والوں میں سے ہے۔	
46	قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ	
	فرمایا اے نوح وہ تیری اہلیت والوں میں سے ہر گز نہیں ہے کیوں کہ اس کے عمل غیر اصلاحی ہیں پس مجھ سے وہ مطالبہ نہ کر جس کا تجھے قطعاً کوئی علم نہیں۔۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں تاکہ تم جاہلوں میں نہ ہو جاؤ۔	
47	قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ	
	کہا ائے میرے نظام ربوبیت میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے وہ مطالبہ کروں جس کا مجھے ہر گز کوئی علم نہیں اور اگر تو نے میری حفاظت نہ کی اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔	
48	قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ	
	کہا گیا اے نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ اس معاملے کو چھوڑو۔۔۔۔، تم پر اور تمہاری امت پر برکتیں رہیں گی۔۔۔، اور دوسری امتیں بھی ہیں کہ یقیناً ہم انھیں بھی فائدہ دیں گے پھر وہ ہماری طرف سے تکلیف دہ سزا کے مستحق بھی ہونگے۔	

49	تِلْكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَٰذَا ۖ فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ	
	یہ پوشیدہ راز ہیں جنہیں ہم تمہاری طرف پیش کر رہے ہیں اس سے پہلے نہ تو تم کو علم تھا اور نہ تمہاری قوم جانتی تھی پس ڈٹے رہو کیوں کہ بہتر انجام قانون سے ہم آہنگ رہنے والوں کا ہے۔	
50	وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا مُفْتَرُونَ	
	اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم ملت کی محکومیت اختیار کرو اس کے سوا تمہارا کوئی حاکم نہیں تم سب گڑھتے ہو۔	
51	يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ	
	اے میری قوم میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو اسی پر ہے جس نے مجھے نظام فطرت عطا کی پھر تم عقل کیوں نہیں استعمال کرتے۔	
52	وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ	
	اور اے میری قوم اپنے نظام ربوبیت سے حفاظت طلب کرو مزید اس کی طرف رجوع کرو وہ تم کو ایسی بلندی عطا کریگا جس میں نعمتوں کی کثرت ہوگی اور تمہاری قوت کو اور بڑھائے گا اور تم مجرموں کے سرپرست نہ بنو۔	
53	قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ	

	کہااے ہود تو ہمارے پاس کوئی واضح دلیل نہیں لائے۔اور ہم تیرے کہنے سے اپنے حاکموں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہی ہم تیرے لئے امن قائم کرنے والے ہیں۔	
54	إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ	
	ہم تو یہی کہتے ہیں کہ تمہیں ہمارے بعض حاکموں نے بری طرح عریاں کر دیا ہے۔۔۔۔۔کہا بے شک میں قوانین قدرت کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم شریک کرتے ہو۔	
55	مِن دُونِهِ ۖ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ	
	سو تم سب مل کر میرے خلاف تدبیر کر لو اور مجھے مہلت نہ دو۔	
56	إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم ۚ مَّا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ	
	میں نے تو قوانین قدرت پر بھروسہ کیا ہے جو میرا اور تمہارا نظام ربوبیت ہے کوئی بھی ایسا محنت کش نہیں کہ جس کو اس کی کارکردگی کی بنیاد پر نہ پکڑا جاتا ہو۔بے شک میرا نظام ربوبیت استقامت والے راستے پر ہے۔	
57	فَإِن تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ	
	پھر بھی اگر تم منہ پھیرو گے تو جو مجھے دے کر بھیجا گیا تھا وہ تو میں نے تمہیں پہنچا دیا اور میرا نظام ربوبیت تمہاری جگہ اور قوم پیدا کر دے گا اور تم لوگ اس قوم کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے بے شک میرا نظام ربوبیت ہر چیز کی حفاظت کرنے والا ہے۔	

58	وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ	
	اور جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے ہود کو اور انہیں جو اس کے ساتھ امن قائم کرنے والے تھے اپنی رحمت سے بچا لیا اور ہم نے انہیں سخت عذاب سے نجات دی۔	
59	وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ	
	اور یہ عاد تھے کہ اپنے نظام ربوبیت کے احکامات سے کٹ حجتی کی اور اس کے پیامبروں کی نافرمانی کی اور ہر دشمنی رکھنے والے جبار کی پیروی کرتے تھے۔	
60	وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ	
	اور اس ادنٰی زندگی کے معاملے میں بھی رحمتوں سے دور کئے گئے اور نظام قدرت کے قائم ہونے والے دن بھی۔۔۔۔آگاہ بے شک عاد نے اپنے نظام ربوبیت کا انکار کیا تھا۔۔۔۔آگاہ رہو کہ عاد جو قوم ھود تھی دور کر دی گئی۔	
61	وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ	
	اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔۔۔۔۔۔اس نے کہا اۓ میری قوم مملکت الهیہ کی محکومیت اختیار کرو اس کے سوا تمہارا کوئی حاکم نہیں اسی نے تمہیں عوام میں سے نشو ونما دی اور اسی میں آباد کیا۔۔۔۔۔۔۔، پس اس سے ہی حفاظت طلب کرو مزید یہ کہ اس کی طرف رجوع کرو بے شک میرا نظام ربوبیت قریب سے جواب دینے والا ہے۔	

62	قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَن نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ	
	انہوں نے کہا اے صالح اس سے پہلے تو ہمیں تجھ سے بڑی امید تھی۔۔۔۔،کیا تم ہمیں ان حاکموں کی فر مانبرداری سے روکتے ہو جن کی ہمارے پیشوافرمانبرداری کرتے آئے ہیں اور جس طرف تم ہمیں بلاتے ہو اس سے توہم شک میں ہیں۔	
63	قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي مِنْهُ رَحْمَةً فَمَن يَنصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ عَصَيْتُهُ ۖ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ تَخْسِيرٍ	
	صالح نے کہا اے میری قوم بھلا دیکھو تو اگر میں اپنے نظام ربوبیت کی طرف سے کوئی کھلی دلیل رکھتا ہوں اور اس کی طرف سے میرے پاس رحمت بھی آ چکی ہو پھر اگر میں قوانین قدرت کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچا سکتا ہے پھر تم مجھے نقصان کے سوااور کیا دو گے۔	
64	وَيَا قَوْمِ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ	
	اور اے میری قوم یہ قدرت کے نفیس احکامات تمہارے لیے دلائل ہیں۔۔اس لئے انہیں پھیلاؤ۔۔تاکہ مملکت الہیہ کی حکمرانی قائم ہو۔اور اس کے ساتھ برائی کے ساتھ نہ جڑنا۔کہ کہیں تم کو بہت جلد تکلیف دہ سزا نہ آپکڑے۔	

مباحث:۔تَأْكُلْ۔۔۔الآكل حکمران (لغات القرآن۔۔، علامہ پرویز صفحہ ۲۳۸)۔۔، کھانا۔۔، بوسیدہ ہو کر گر جانا، الناقہ۔۔مادہ۔، ن و ق معنی۔۔نفاست۔، عمدہ۔، خوشگوار۔، پختگی۔، عمدگی۔، باریک بینی۔۔ اس آیت کے ترجمے میں ہم نے النَّاقَةِ کو احکامات الٰہی یعنی قوانین قدرت کہا ہے۔ اس کی چند وجوہات ہیں۔ ا۔۔۔ سورہ الاعراف کی آیت نمبر ۷۳ میں ارشاد ہے قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً (یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بینات آ چکی ہیں۔ یہ تمہارے لئے اللہ کی اونٹنی ایک آیت ہے) اس بات کی سب سے قوی دلیل ہے کہ النَّاقَةِ کوئی اونٹنی نہیں تھی بلکہ تشبیہاً احکامات الٰہی کو کہا گیا ہے۔ کیونکہ اس آیت میں پہلے یہ بتا کر کہ تمہارے پاس اللہ کے احکامات آ چکے ہیں پھر ھذہ کا اشارہ کرنا اور کہنا کہ یہ النَّاقَةِ تمہارے لئے آیت ہے۔۔۔۔۔۔ کیا معنی رکھتی ہے۔۔؟؟۔۔۔ ھذہ۔ کا اشارہ کس طرف ہے۔؟؟۔۔۔ یقیناً ھذہ کا اشارہ احکامات الٰہی کی طرف ہے۔۔۔۔۔۔!!! قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بینات آ چکی ہیں۔ یہ تمہارے لئے اللہ کی اونٹنی ایک آیت ہے "۔۔اللہ نے اپنی طرف سے بینات واضح احکامات بطور آیت بھیج کر کہا یہ اللہ کی اونٹنی ہے۔۔۔۔۔۔!!! کیا اب بھی کوئی شک ہے کہ اللہ کی اونٹنی کا مطلب احکامات الٰہی کے علاوہ کچھ اور ہو سکتا ہے۔ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٣﴾ (اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا فرمایا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تمہیں تمہارے رب کی طرف سے دلیل پہنچ چکی ہے یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے نشانی ہے سو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے بری طرح سے ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑے گا) (عمومی ترجمہ) ۲۔۔۔ مافوق الفطرت واقعات و حادثات کی قرآن میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ ۳۔۔۔ بے مقصد لایانی قصے کہانیاں قرآن کی عظمت کو برباد کرنے کے مترادف ہے اور ایک شعبدہ بازی کی کتاب کے مقام پر لے آنا ہے۔ آیئے اُن میں سے چند مقامات کا جہاں جہاں سید ناصالح اور انکی اونٹنی کا ذکر آیا ہے۔ (بمع روائتی ترجمہ) ایک نظر مطالع کر لیتے ہیں۔ سید ناصالح کا قصہ علاوہ دوسرے مقامات کے مندرجہ ذیل مقامات پر بیان ہوا ہے۔ سورہ الاعراف۔۔، سورہ الھود۔۔، سورہ حم السجدہ۔۔، سورہ القمر۔۔، سورہ الحاقہ۔۔، سورہ اعراف میں قوم ثمود کو ایک " الرَّجْفَةُ " ... نے پکڑا (رجفہ کے معنی ہیں ...

65	فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ۖ ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ	
	پھر جب انہوں نے اس کو بے اثر بنانا چاہا تو صالح نے کہا حاکم وقت کی حاکمیت تک اپنے اپنے اداروں میں فائدہ اٹھالو یہ وہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہیں ہے۔	
66	فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ	
	پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے صالح اور جو اس کے ساتھ امن قائم کرنے والے تھے بوجہ اپنی ضابطہ رحمت کے اس دن کی رسوائی سے نجات دی۔ بے شک تیرا نظام ربوبیت ہی غلبے والی قوت ہے۔	
67	وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ	
	اوران ظالموں کو اچانک حملہ آور دستہ نے پکڑ لیا پھر انہوں نے اپنے اپنے اداروں میں گھٹنے ٹیک دئے۔	
68	كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ	
	گویا کہ وہ اداروں کے معاملے میں بے نیاز تھے ہی نہیں۔۔۔ آگاہ رہو ثمود نے اپنے نظام ربوبیت کا انکار کیا اور جان لو کہ ثمود قدرت کی نعمتوں سے دور ہوئے۔	
69	وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ	
	اور ہمارے پیامبر ابراھیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔۔۔ انہوں نے کہا آپ پر سلامتی ہو اس نے کہا آپ پر بھی سلامتی ہو۔ پس زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ وہ عجلت کے ساتھ جھلسائے ہوئے لوگوں کو لایا۔	

	مباحث:۔ اس سے پہلے سورہ بقرہ میں مفصل طور پر یہ ثابت کر چکے ہیں کہ عِجْلِهِ غیر قرآنی تعلیمات تھیں جو سیدنا ابراہیم کی قوم نے پکڑ رکھی تھیں جیسے کہ آج کے مسلمانوں نے حدیث رسول کے نام پر تمام غیر قرآنی تعلیمات کو اسلام کا نام دے رکھا ہے۔	
70	فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۚ قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ	
	پھر جب دیکھا کہ ان کی طاقت اس تک نہیں پہنچتی تو انہیں اجنبی سمجھا اور ان سے ڈرا انہوں نے کہا خوف نہ کرو ہم تو لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔	
	مباحث:۔ سیدنا ابراہیم نے آنے والوں کو نظام ربوبیت کی طرف سے بھیجے گئے سمجھا اس لئے اپنی قوم کی روش کا ذکر کیا۔ لیکن جب دیکھا فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ پھر جب دیکھا کہ ان کی طاقت اس تک نہیں پہنچتی تو انہیں اجنبی سمجھا اور ان سے ڈرا۔ کیونکہ پہلے اپنا جانا تھا تو خیال کیا کہ وہ اس کی اسکی قوم کے خلاف مدد کریں گے لیکن مسئلہ ہی کچھ اور تھا وہ لوگ ایک مقصد کے تحت قوم لوط کی طرف بھیجے گئے تھے اس لئے انہوں نے معذرت کی اور کہا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ خوف نہ کرو ہم تو لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔	
71	وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ	
	اور اس کی جماعت مضحکہ خیز حالت میں قائم تھی تو ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی	

72	قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخًا ۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ
	جماعت نے اظہار افسوس کیا کہ ہائے میری کمی کیا میں راہبر پیدا کرونگی جب کہ میں انتہائی عاجز ہوں اور یہ میرا سردار بھی بوڑھا ہے یہ تو ایک عجیب بات ہے۔
	مباحث:۔ ایک تو یاد رکھئے کہ قرآن کوئی دیومالائی کہانیوں کی کتاب نہیں ہے۔اور نہ ہی بادشاہوں اور ان کے خاندان پر لکھی گئی قصے کہانیوں کی داستان ہے۔ بڑے صاف الفاظ میں سن لیجئے کہ یہ رسولوں کی ظالم حکمرانوں کے خلاف جدجہد کا بیان ہے۔ أَأَلِدُ کیا میں پیدا کرونگی۔؟سے مراد کوئی ولادت مقصود نہیں ہے بلکہ اس کا مفہوم ہے کہ قوم میں کوئی حرارت باقی نہیں کہ کوئی لیڈر پیدا کر سکے۔
73	قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۖ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ ۚ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
	انہوں نے کہا کہ کیا تجھے مملکت الہیہ کے حکم پر تعجب ہے۔۔۔،اے مملکت الہیہ کے قوانین کی اہلیت والو تم پر قوانین قدرت کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔۔،بے شک وہ عزت والا حاکم ہے۔
	مباحث:۔إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔۔۔،بے شک وہ عزت والا حاکم ہے۔۔۔اس جملے میں حَمِيدٌ اور مَّجِيدٌ کے الفاظ آئے ہیں۔قرآن میں ح م د کے مادہ سے بنے الفاظ میں تعریف کا پہلو صرف اسی لئے اجاگر کیا گیا ہے کہ جس کی حمد کی جا رہی ہے وہ حکمرانی کے اس مقام پر کھڑا ہے جہاں پر وہ تعریف کے لائق ہوتا ہے۔
74	فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ

	اور جب ابراھیم کو خوشخبری مل گئی اور اسسے ڈر جاتا رہا تو ہم سے قوم لوط کے حق میں جھگڑنے لگا۔	
75	إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ	
	بے شک ابراھیم بردبار نرم دل اور رجوع کرنے والا تھا۔	
76	يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۖ إِنَّهُ قَدْ جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ	
	اے ابراھیم اس معاملے سے اعراض کر کیونکہ تیرے نظام ربوبیت کا حکم آ چکا ہے اور بے شک ان پر سزا آ کر ہی رہے گی جو ٹلنے والی نہیں۔	
77	وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ	
	اور جب ہمارے پیامبر لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کے آنے سے غمگین ہوا اور دل میں تنگ ہوا اور کہا آج کا دن بڑا سخت ہے۔	
78	وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِن قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ	

اور اس کے پاس اس کی قوم بے اختیار دوڑتی آئی اور یہ لوگ پہلے ہی سے برے کام کیا کرتے تھے کہا اے میری قوم یہ لوگ میری بنیادیں ہیں جو تمہارے لیے موزوں و بے عیب ہیں سو تم مملکت الہیہ کے قوانین کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاؤ اور مجھے مجھ سے منسوب ہونے والوں کے معاملے میں رسوانہ کرو کیا تم میں کوئی بھی سمجھ بوجھ والا مرد میداں نہیں ہے۔

مباحث:۔

هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي ۔۔۔غمومی تراجم کے تحت اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے "یہ میری بیٹیاں ہیں"

اس ترجمے کے تحت یہ کہا جاتا ہے کہ قوم لوط کے مرد ہم جنسی کے فعل میں مبتلا تھے جس کی وجہ سے وہ خوبصورت مردوں کی طرف جنسی شہوت کا شکار ہو جاتے تھے۔اسی لئے ان لوگوں کی طرف پوری قوم لوط جنسی حاجت پوری کرنے کے لئے بھگی جو ابراہیم اور لوط کی طرف آئے تھے۔اس لئے ان کو بچانے کے لئے لوط نے کہا کہ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي یہ میری بیٹیاں ہیں۔اور اگر تم بد فعلی کرنا چاہتے ہو تو ان سے کرو کیونکہ هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ یہ تمہارے لئے پاک ہیں۔

ملاحظہ فرمائے کہ ایک رسول قوم کے سامنے اپنی بیٹیاں بد فعلی کے لئے خود پیش کر رہا ہے اور کہہ بھی رہا ہے کہ اگر تم بد فعلی کرنا چاہتے ہو تو ان سے کرو۔اس پر داد کس کو دی جائے۔۔۔؟لوط کو یا مفسرین کو؟

بنت کے معنی بیٹی ضرور ہوتے ہیں لیکن محاورتاً کئی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً۔۔۔،

بنت الشفه کسی کا کلام۔۔۔،بنت الفكر کسی کی فکر یا نظریہ یا خیال۔۔۔،بنت العين آنسو۔۔۔،بنات الارض ندی نالے۔۔۔،بنات الدهر مصیبتیں۔۔۔،وغیرہ

یاد رکھئے کہ قرآن انسانی حقوق دلانے آیا ہے نہ کہ ہم جنسیت پرستی پر پرانی کہانیوں کے ذریعے بے ہودہ لغو کہانیوں کے ذریعے رسولوں کو اس غیر فطری کام کے لئے بیٹیوں کو پیش کرنے کا جواز پیدا کرنا۔

79

قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ

	انہوں نے کہا۔۔یقیناً تجھے معلوم ہے ہمیں تیری بنیاد والوں کے بارے میں کوئی غرض نہیں اور تجھے معلوم ہے جو ہم چاہتے ہیں۔
80	قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ
	کہا کاش کہ مجھے تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط رکن کی پناہ میں ہوتا۔
81	قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَن يَصِلُوا إِلَيْكَ ۖ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ
	انہوں نے کہا اے لوط بے شک ہم تیرے نظام ربوبیت کے پیامبر ہیں یہ تم تک ہر گز نہ پہنچ سکیں گے۔ پس اس اندھیر نگری سے قطع تعلق کرکے اپنی اہلیت والوں کے ساتھ ساتھ چلو۔۔۔اور تم میں سے کوئی توجہ نہ کرے سوائے تمہاری اپنی جمائت کے۔کہ اس کو بھی وہی ملا جو ملنے والا تھا۔ان کے وعدہ کا وقت ایک نئ صبح ہے کیا صبح نو نزدیک نہیں ہے۔۔۔!!
مباحث:۔فَأَسْرِ مادہ۔۔س ر ی۔۔، معنی کماڈر کا فوجی دستہ بھیجنا۔،رات کو چلنا۔،يَلْتَفِتْ مادہ ل ف ت مختلف المعنی ہے۔۔۔رخ موڑنا۔ کسی کو ترجیح دینا۔ منحرف ہونا۔وغیرہ	
82	فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ
	پس جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے ان بستیوں کے عالی مرتبت لوگوں کو اس بستی کے کمتر لوگ بنا دیا اور مسجل عقل ودلیل کی یکے بعد دگر بارش برسائی۔

مباحث:۔ حِجَارَةً ۔۔مادہ ح ج ر ۔۔بنیادی معنی روک دینا۔۔مکان کو حجرہ کہتے ہیں کہ وہ گھر والوں کو روکتا ہے۔، عقل والوں کو حِجْرٍ کہتے ہیں کہ عقل انسان کے افکار واعمال کو لگام دیتی ہے۔هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ۔ بے شک ان چیزوں میں قسم ہے صاحبِ عقل کے لئے (سورہ الفجر آیت نمبر ۵) اس آیت میں حِجْرٍ کا ترجمہ صاحبان عقل کیا گیا ہے۔وہ اس لئے کہ عقل انسان کے افکار واعمال کو روکتی ہے۔

مباحث:۔ سِجِّيلٍ ۔۔،مادہ س ج ل ۔،درج کیا ہوا۔۔،اردو میں بھی کسی رجسٹر کی ہوئی عبارت کو مسجل کہتے ہیں جبکہ مسجل بذات خود رجسٹر کو بھی کہتے ہیں منضود مادہ۔۔،ن ض د ۔۔تابڑ توڑ،۔لگاتار،۔ تہ بہ تہ۔

83	مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ ۖ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ
	تیرے نظام ربوبیت کی طرف سے جانے پہچانے ہیں۔۔،اور یہ کیفیت ظالموں سے کچھ دور نہیں ہیں۔
84	وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ
	اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔۔۔اس نے کہا اے میری قوم مملکت الٰہیہ کی محکومیت اختیار کرو اس کے سوا تمہارا کوئی حاکم نہیں اور مملکت الٰہیہ کے پیمانوں اور توازن میں نقص نہ ڈالو۔ یقیناً میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں لیکن تم پر ایک گھیر لینے والے دن کے سزا سے ڈرتا ہوں۔
85	وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ

	اور اے میری قوم انصاف سے ناپ اور تول کو پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور ملک میں فساد نہ مچاؤ۔
86	بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ
	اگر کہ تم امن قائم کرنے والے ہو تو مملکت الہیہ کے بقا دینے والے احکامات تمہارے لئے خیر ہیں۔۔۔۔۔، اور میں تم پر نگہبان نہیں ہوں۔

مباحث:۔
جیسے لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ اگر قوانین کے مطابق مملکت کو ٹیکس دیا تو باقی کیا بچے گا۔۔۔اسی بات کی تردید کی گئی ہے کہ مملکت کے واجبات دینے کے بعد جو بچے گا وہ لوگوں کے لئے بہتر ہے بشرطیکہ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ اگر تم امن قائم کرنے والے ہو مملکت امن قائم کرنے والوں کی ہو۔

87	قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ
	انہوں نے کہا اے شعیب کیا تیرا نظام حیات تجھے یہ حکم دیتا ہے کہ ہم ان قوانین کو چھوڑ دیں جن کی فرمانبرداری ہمارے قائدین کرتے آئے ہیں۔، یا اپنے مالوں میں سے اپنی خواہش کے مطابق معاملہ نہ کریں بے شک تو حلیم الطبع سمجھ بوجھ والا ہے۔

مباحث:۔
یہاں خوب غور سے دیکھ لیجئے کہ صلاۃ وہ عمل ہے جس کی وجہ سے انسان اپنی مرضی سے اپنی کمائی میں سے بھی نہیں خرچ کر سکتا ہے۔۔۔یعنی

اس کو ایک قانون کے تحت کمانا ہوگا اور خرچ کرنا ہوگا۔ اگر بفرض محال صلاۃ کو نماز مان بھی لیا جائے تو کس کی کون سی نماز ہے جو اسے قائدہ قانون کے تحت کمانے اور خرچ کرنے سے روکتی ہے۔

88	قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۚ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنْهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ	
	کہا اے میری قوم تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں اپنے نظام ربوبیت کے احکامات پر چل رہا ہوں اور اس نے مجھے بہترین تعلیمات عطا کی ہیں تو میں یہ نہیں چاہونگا کہ جس کام سے تم کو منع کرتا ہوں اس کی مخالفت کروں میں تو اپنی استطاعت کے مطابق اصلاح ہی چاہتا ہوں اور میں تو صرف مملکت الہیہ کے ساتھ ہی موافقت چاہتا ہوں۔۔۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔	
89	وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَن يُصِيبَكُم مِّثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ ۚ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِّنكُم بِبَعِيدٍ	
	اور اے میری قوم کہیں میرے خلاف تمہاری دشمنی تم کو سے ایسا مجرم نہ بنادے کہ تم پر ویسی ہی چیز آ پہنچے جیسی کہ قوم نوح، قوم ہود یا قوم صالح پر آئی تھی۔۔۔اور قوم لوط تم سے دور نہیں۔	
90	وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ	
	اور اپنے نظام ربوبیت سے حفاظت طلب کرو مزید یہ کہ اس کی طرف رجوع کرو بے شک میرا رب مہربان محبت والا ہے۔	
91	قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا ۖ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ ۖ وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ	

	ان لوگوں نے کہا کہ اے شعیب تیری اکثر باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہیں اور ہم تو تم کو اپنے معاملے میں کمزور موقف ہی پر پاتے ہیں اور اگر تمہارا جتھہ نہ ہوتا تو ہم تم کو دھتکار دیتے اور تم ہم پر غالب نہیں آ سکتے تھے۔	
92	قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُم مِّنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۖ إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ	
	شعیب نے کہا کہ کیا تمہارے خیال میں میرا جتھہ مملکت کے مقابلے میں زیادہ غلبے والا ہے اور تم نے مملکت کو بالکل پس پشت ڈال دیا ہے جب کہ میرا نظام ربوبیت تمہارے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔	
93	وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۖ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۖ وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ	
	اور اے قوم تم اپنی جگہ پر اپنا کام کرو میں اپنا کام کرنے والا ہوں عنقریب جان لوگے کہ کس کے پاس رسوا کن سزا آتی ہے اور کون جھوٹا ہے اور تم بھی نظر رکھو اور میں بھی تمہارے ساتھ نظر رکھے ہوئے ہوں۔	
94	وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ	
	اور جب ہمارا حکم آگیا تو ہم نے اپنی رحمت کے ساتھ شعیب اور اس کے ساتھ امن قائم کرنے والوں کو بچا لیا اور ظلم کرنے والوں کو اااچانک حملہ آور جماعت نے آلیا۔ نتیجتاً وہ اپنے اداروں میں سرنگوں ہو گئے۔	
95	كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ	
	گویا کہ وہ اپنے اداروں کے بارے میں کبھی بے نیاز نہ تھے آگاہ رہو کہ مدین والے بھی مملکت کی نعمتوں سے دور ہوئے جیسے ثمود والے دور ہوئے تھے۔	

96 وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ

اور یقیناہم نے موسیٰ کو اپنے احکامات اور قوت کے ساتھ بھیجا تھا۔

مباحث:۔

سُلْطَانٍ ۔۔،مادہ س ل ط ۔۔ معنی۔۔ سخت۔۔،مضبوط۔،غلبہ۔،قبضہ۔،اختیار۔،اقتدار۔

97 إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۖ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ

فرعون اور اس کے سرداروں کے طرف (موسیٰ کے بھیجنے کے باوجود وہ فرعون کے حکم پر چلے اور فرعون کا حکم سمجھ بوجھ والا تو نہ تھا۔

98 يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ

نظام حیات کے قائم ہونے کے وقت وہ اپنی قوم کے آگے ہوتا ہے پھر انہیں آگ میں لا ڈالے گا اور بری ہے پہنچنے کی جگہ اور جو پہنچایا گیا۔

99 وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ

اور اس وقت بھی نعمتوں کی محرومی کے ساتھ اتباع کئے گئے اور نظام حیات کے قیام کے وقت بھی نعمتوں سے محروم کئے جائیں گے۔ برا ہے سہارا اور وہ جسے یہ سہارا دیا گیا۔

100	ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيْكَ ۖ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ
	یہ ان بستیوں کے حالات ہیں جو تجھے سنا رہے ہیں ان میں سے کچھ تو قائم ہیں اور کچھ اجڑی پڑی ہیں۔
101	وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ۖ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مِن شَيْءٍ لَّمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتْبِيبٍ
	اور ہم نے تو ان پر ظلم نہیں کیا لیکن انہوں نے ہی اپنے لوگوں پر ظلم کیا۔ پس جس وقت تیرے نظام ربوبیت کا حکم آ پہنچا ان کے وہ حاکم کچھ کام نہ آئے جن کی وہ مملکت الٰہیہ کے علاوہ دعوت دیتے تھے اور ان کو سوائے ہلاکت کے کچھ حاصل نہ ہوا۔
102	وَكَذَٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۚ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ
	اور تیرے نظام ربوبیت کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے جب کہ وہ بستیوں کو ظلم کرتے ہوئے پکڑتا ہے۔۔۔، اور اس کی پکڑ سخت تکلیف دہ ہے۔
103	إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ
	اس بات میں دلیل ہے اس شخص کے لیے جو انجام کی سزا سے ڈرتا ہے۔۔۔۔ یہ انسانوں کے لئے جمع ہونے کا وقت ہو گا۔ اور یہی گواہی کا دن ہو گا۔
104	وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ

	اور ہم اسے سوائے ایک تیاری کی مہلت تک کے لئے ہی ملتوی کرتے ہیں۔	
105	يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ	
	جب وہ دن آئے گا تو کوئی شخص بھی اس کے حکم کے بغیر بات نہیں کرے گا سوان میں سے بعض اختلاف میں پڑے ہوئے ہیں اور بعض بامراد ہیں۔	
106	فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ	
	پھر جو تو اختلاف میں پڑنے والے تھے وہ تو دشمنی کی آگ میں ہوں گے کہ اس میں ان کی چیخ و پکار ہوگی۔	
107	خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ	
	اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک کہ حکومت اور ملک قائم رہیں گے سوائے اس کے کہ تیرے نظام ربوبیت کے قانون مشیت میں ہو۔یقیناً تیرا نظام ربوبیت اپنے ارادے پر عمل کرتا ہے۔	
108	وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ ۖ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ	
	اور وہ لوگ جو بامراد ہیں فلاحی ریاست میں ہونگے اور جب تک کہ بلند و زیریں ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے سوائے اگر تیرے نظام ربوبیت کے قانون مشیت میں ہو۔۔۔۔ یہ بے انتہا عطیہ ہوگا۔	

مباحث:۔

مَجْذُوذٍ۔۔،مادہ ج ذ ذ ۔۔، معنی توڑ۔رکاوٹ۔

109	فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَٰؤُلَاءِ ۚ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُم مِّن قَبْلُ ۚ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ	
	سو تم ان احکامات میں جن کی یہ لوگ فرمانبرداری کرتے ہیں تذبذب کا شکار نہ ہو کیونکہ یہ لوگ تو صرف ان ہی باتوں کی پیروی کرتے ہیں جو ان سے پہلے ان کے بڑے پیروی کرتے رہے ہیں۔ اور بے شک ہم انہیں انکا حصہ بغیر کسی کمی کے بھرپور دینگے۔	
110	وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ	
	اور یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی اس کے باوجود اس کے معاملے میں اختلاف کیا گیا۔۔۔۔ اور اگر تیرے نظام ربوبیت کی طرف سے ایک قانون مقرر نہ کیا جا چکا ہوتا تو ان میں فیصلہ ہو جاتا۔۔۔۔ اور بے شک اس کے معاملے میں ایسے تذبذب کا شکار ہیں کہ اطمینان نہیں ہوتا۔	
111	وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ ۚ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ	
	اور یقیناً جب وقت آتا ہے تو تمہارا نظام ربوبیت ان سب کو ان کے اعمال کا بھرپور بدلہ دیتا ہے۔۔۔، بے شک وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے پوری طرح باخبر ہے۔	
112	فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ	
	پس جیسا تمہیں حکم ہوا ہے تو تم اور تمہارے ساتھی قائم رہنا اور حدود سے تجاوز نہ کرنا۔ بے شک جو تم کرتے ہو وہ اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔	

113	وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ	
	اوران ظالم لوگوں کی رکنیت اختیار کرنا نہ کہ تم کو دشمنی کی آگ پکڑ لے اور تمہارے لئے قوانین قدرت کے علاوہ کوئی سرپرست نہیں اور نہ ہی تمہاری کہیں سے مدد کی جائے گی۔	
114	وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۚ ذَٰلِكَ ذِكْرَىٰ لِلذَّاكِرِينَ	
	مملکت الہیہ کے احکامات کا نفاذ روشن علمی معاشرے کے اطراف میں اور جو لوگ جاہلیت کے اندھیروں کے نزدیک ہیں کرو۔۔۔، کیونکہ حسن کارانہ اعمال برائیوں کو دور کرتے ہیں۔ یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔	

	ان آیات پر ذرا سا غور کریں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ احکامات قوانین قدرت کے نفاذ سے متعلق ہیں۔ انبیاء کی تعلیمات و واقعات اور جد جہد بتانے کے بعد حکم ہوا کہ تم فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَن تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ پس جیسا تمہیں حکم ہوا ہے تو تم اور تمہارے ساتھی قائم رہنا اور حدود سے تجاوز نہ کرنا۔ بے شک جو تم کرتے ہو وہ اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہے۔ یاد رکھئے پوری سورہ میں کہیں بھی نماز کی شکل کی پوجا کا ذکر نہیں ہے۔ سورہ کی ابتدا اور خاص طور پر تکمیل اس بات کی غماز ہے کہ اس سورہ میں انبیاء اور صالحین کی ایک قوانین قدرت کی بنیاد پر نظام ربوبیت کے ذریعے ایک فلاحی معاشرے کے قیام کی جد جہد بیان کی گئی ہے۔ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ خوشحالی کے دور میں صبح شام (سارا وقت) قائم کرو اور زمانہ ظلمات میں مزید قریب ہوتے ہوئے۔، صبح شام بطور محاورہ استعمال ہوا ہے النَّهَارِ بطور خوشحالی اور اللَّيْلِ بطور دور ظلمات بطور محاورہ استعمال ہوتا ہے۔ اور قرآن میں تو جگہ جگہ اسی مفہوم میں وارد ہوا ہے۔
115	وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ
	اور ڈٹے رہو کہ بے شک ملکت الٰہیہ حسن کارانہ انداز سے عمل کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔
116	فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ ۗ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ

	سو تم سے پہلے کی جماعتوں میں بقا دینے والوں میں سے ایسے لوگ کیوں نہ ہوئے جو ملک میں فساد پھیلانے سے منع کرتے بجز چند آدمیوں کے جنہیں ہم نے ان میں سے بچا لیا تھا اور ان ظالم لوگوں نے ان لوگوں کی پیروی کی جو سرکشی اور عیاشی میں ڈالے گئے تھے اور وہ مجرم تھے۔	
117	وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ	
	اور تیرا نظام ربوبیت ہرگز ایسا نہیں جو بستیوں کو ظلم سے ہلاک کر دے جبکہ وہاں کے لوگ اصلاح کرنے والے ہوں۔	
118	وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ	
	اور اگر تیرے نظام ربوبیت کے قانون مشیت میں ہوتا تو لوگوں کو ایک ہی امت مقرر کر دیتا۔۔، مگر یہ ہمیشہ مختلف ہی رہیں گے۔	
119	إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ ۗ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ	
	مگر جس پر تیرے نظام ربوبیت نے رحم کیا۔۔۔۔۔اور اسی لیے انہیں پیدا کیا ہے اور تیرے نظام ربوبیت کا فیصلہ برحق ہوا کہ قید خانے کو ایسے جنونیوں اور ایسے انسانوں سے بھر دوں گا۔	
120	وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ	
	اور ہم رسولوں کے حالات تم پر اس لئے بیان کرتے ہیں کہ ان سے تیرے دل کو تثبیت بخشیں اور تمہارے پاس ان واقعات میں حقوق کی بات پہنچ گئی۔اور امن قائم کرنے والوں کے لئے نصیحت اور یاددہانی ہے۔	

121	وَقُل لِّلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ	
	اوران سے جو امن قائم نہیں کرتے اپنے جگہ پر کام کیے جاؤ ہم بھی کام کرتے ہیں۔	
122	وَانتَظِرُوا إِنَّا مُنتَظِرُونَ	
	اور انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں۔	
123	وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ	
	اور بلند و زیریں کے قوانین قدرت ہی کے علم میں ہیں اور سب احکامات کا مرجع اسی کی طرف ہے پس اسی کی فرمان برداری کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور تیرا انظام ربوبیت اس سے بے خبر نہیں جو وہ کرتے ہیں۔	